

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ

صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يكون هوادة تبعاً لما جئت به

الحمد لله

الذي وفقنا لطبع هذا الكتاب

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ

قال كنتم تحبون الدنيا فتبعوني يحببكم
والله يغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم

سُنَنُ النَّسَائِي

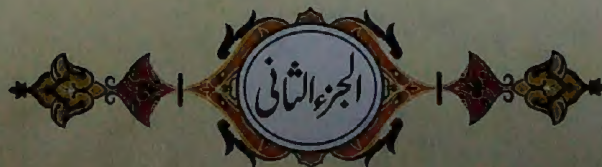
الذي قد عطي جميع الحكم وفق اتباعه الخيارات بجمع لحديثه المبارك

الحافظ الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن جراح اسافى النسائي

شرح

الحافظ جلال الدين السيوطي

وحاشية الامام السندي



وَصَلَّى عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَآلِهِ وَوَصَّاهُ

خادم العالمين لما بعد فقير الى ربهم وعل مقبول الرحمن عفا الله عنه

سور باب سترہ المصلیٰ

اگر نمازی کو اندیشہ ہو کہ دوران نماز کوئی اس کے آئے
میں گزرے گا۔ تو وہ اپنے آئے سے سترہ رکعتوں کا
استحباباً و تمام نمازوں کے لیے ہے۔
← نوٹ:

امام کا سترہ مقتدروں کے لیے کافی ہے۔

← دلیل

کان حرکۃ الحربۃ تم یصلیٰ ایٹھا۔

شوافع کے نزدیک =

یہ حال میں لازمی ہے کہ سترہ نمازی سترہ رکعتوں
کو نماز ادا کرے یہی مذہب ضابطہ کا ہے۔
← نوٹ:

عند الشوافع اگر سترہ نہ ہو تو نمازی اپنے سامنے

مکتبہ رکعت لے۔

← دلیل

کان حرکۃ الحربۃ تم یصلیٰ ایٹھا۔

← رد

یہ حدیث اندیشہ پر مبنی ہے۔

نماز کے آگے سے گزرنے کی صورت میں نماز کا حکم ہے۔

المثلث لا تہ: حضور علیا وفضار کے نزدیک۔

نماز کے آگے سے گزرنے سے نماز میں کوتاہی
حاجت انسان گزرنے یا جانور گزرنے۔

1 ← دلیل

عن ابن عباس قال حثت انا والفضل
على ائمان لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسليها انسان
بعرفة ثم ذكر كلمة مخاضها فخرنا على لعن العف
فنز لنا فثبر كناها نرتح فلم نل لنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم شيئا.

عن ابن عباس قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم
عباسا في بادية لنا ولنا كسبة وحمارة نرعى
فضلنا التي احصر وها بن يديه فلم يزا حرا
ولم يؤخرنا

احمد ابراهيم صاحب التلويح
عورت گدھا کالا کٹا نماز کے آگے سے گزرنے
کو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

دلیل۔

عن قتادة قلت لجابر ما لعطع ا

قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَرْءَ الْحَالِقِينَ وَالْقَلْبَ
نُؤِثَ .

نمازی کے آئے سترہ رکعتا مقبول ہے۔ سترہ
نہ ہونے کی صورت ^{نہ} میں نمازی سوگنا گزرنے والا۔
✓ اُصح یہ ہے کہ گزرنے والا گناہ گار ہوگا۔
✓ دلیل

یو لعلم الحار بن دیر المصلی ماذا علیہ
لکان ان لقف اربعین خیراً له من
ان یمر بین یدیه .

- رد
- ۱۔ جن احادیث میں قطع صلاۃ کا حکم ہے۔ وہ منسوخ
سے اور باقی احادیث ناسخ سے۔
 - ۲۔ قطع صلاۃ سے مراد خشوع و خضوع کا قطع
ہے جو کہ روئے نماز ہے۔

صحیح (مناسک حج) ۵۸

لغوی معنی .

قصد کرنا . زیارت کرنا .

اصطلاحی معنی .

محضوں اور فرائض میں عبادت کی سنت ہے
کعبۃ اللہ کا طواف کرنا . اور مسجد ان عرفات میں
قیام کرنا .

صحیح (معنی) کی وجہ کہ یہ صحیح ہے

نہ مانہ قدیم سے اصل عربی صحیح کو حج کہتے ہیں .
اور اسی لفظ کو اس شریعت میں بھی رکھنا
اور بندہ جوں تک ازراہ تحفظ حج کعبۃ اللہ
کا قصد کرنا ہے لہذا اس کو حج کہتے ہیں .

صحیح (حج کا حکم) نماز ائمہ

حج مطلقاً فرض ہے . اور اس کی فرضیت
قرآن سنت اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے .

۱۔ وللّٰہ

۲۔ والیٰ الحج والعمرة للہ

۳۔ احادیث نابہ

۴۔ اسلام کی بنیاد کی ضرورت ہے .

حج کی شرائط ۵۸۔

۱۔ مسلمان ہونا

۲۔ عاقل ہونا

۳۔ بالغ ہونا

۴۔ صحت مند

۵۔ راستہ

۶۔ آزاد راہ (صاحبِ نصاب ہونا)

۷۔

۸۔

نوٹ ۵۹۔

۱۔ اماں مانگ صرف دو شرائط کے مماثل ہیں

۱۔ آزاد راہ ہونا ۲۔ سواری ہونا

میاں ملک نام اگر کوئی آدمی مزدوری کرے

راز راہ اکٹھے کر کے تو مہرج کے لیے چلے

لہذا راستے میں مہرج کرے

عمرہ کا لغوی معنی .

زیارت کرنا . قصد کرنا .

اصطلاحی معنی .

عمرہ مخصوص اوقات زیارت کے لئے اللہ کے ارادے

سے مکہ شریف جانا اور طواف کرنا .

عمرہ کیلئے ہے .

عمرہ کا حکم

شوافع عمرہ کو واجب قرار دیتے ہیں یہی صاحب

کامز میں ہے .

ابن عباس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال میں .

حضرت عمر بن خطاب سے محدثین میں

حسن ہے . ابن مسعود و عمرہ میں .

عمرہ کا فرض

عمرہ کے سنتے ہوئے کے قائل ہیں .

حلیل .

اگر عمرہ فرض ہو تو دوس کا

وقت مقرر ہوگا .

۱۔ مکر سوافع کی دلیل صحیح ہے۔

وَأَتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ .

وہ آیت منبأ کہ دلیل ہے۔

2۔ احادیث میں فرض و سنت دونوں کا قول ہے۔

3۔ حدیث باب دلیل ہے۔

۲۔ مکر سوافع کا رد صحیح ہے۔

1۔ عمرہ کی فرضیت میں قننی اقامت میں شریعت کی حاکمیت ہے

میں وہ فی نفسہ فضلیت ہے بابت میں نہ کہ

فرضیت کے باب میں ہے۔

۱۔ عمرہ کی فرضیت میں شریعت کی حاکمیت والی

اقامت میں کثیر تخارض ہے۔

﴿ کتاب المواقیت ﴾

﴿ موافیت سیفۃ کا جمع ہے
سیفۃ مصدر بھی ہے۔ اس کا معنی ہے
"وقت"۔

﴿ اصطلاح میں وہ جگہ جہاں سے
مکہ مکرمہ جانے والے (شوافع کے نزدیک حج و عمرہ مانعہ)
احرام باندھتے ہیں، (احناف کے نزدیک مطلقاً مانعہ ولا)
نوٹ

﴿ حج کے مہینوں کو بھی موافیت کہتے ہیں۔
نوٹ

﴿ مکہ مکرمہ میں غرض سے جہاں احرام باندھنا
توہا مانعہ ائمہ بغرض حج و عمرہ احرام
باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔

﴿ احناف کی دلیل۔

عن عبد اللہ بن عباس قال لا یجوز احد
﴿ ~~یجوز~~ الی سیفۃ الا محرماً
﴿ ~~یجوز~~ (ارت والقبی)

جمہور آئمہ حدیث باب دلیل میں درج کرنے میں

خط موافقت

۱۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ

۲۔ تحفہ اہل شام

۳۔ قرن اہل نجد

۴۔ یلملم اہل یمن

۵۔ ذات عرق اہل عراق

نوٹ:

جو لوگ بیانات کے اندر سے حج ادا کریں

تو ان کے سے بیانات رہے گھر سے

رہے ہیں مکمل ہونے تک ہے

جبکہ اصل مرمِ حل سے احرام
باندھیں گے۔

نوٹ۔

احرام کے لیے غسل کرنا سنتِ مشیئہ ہے
(جو رِعلما و فوجیاء کے نزدیک)
النہ عن غسل اہل مدینہ اے و احرام
قرار دینے میں۔

حکایت سبکی حدیث باب یہ
محض غسل فرمایا۔

نوٹ

مرد حالتِ احرام سلاح ہوا کٹرا عرفی طریق
پر منہ سینہ سکنا۔ النہ عورتوں عرف
حشرہ تنگ رقبہ کی۔

نوٹ

اگر جو مانہ ہو تو موزرہ سینے کی صورت
میں، موزرے کاٹ کر ٹخنہ سے نیچے تک
اس نیچے سے کیا مراد ہے۔

امام شافعی عام فہمہ قرار دیتے ہیں۔
امام اعظم ماوراء النہر کے پیش کی ہدی
قرار دیتے ہیں۔

امام اعظم کے نزدیک
مغزوہ کاٹے بغیر سین لیا فدیہ واجب ہے۔
باقی ائمہ کے نزدیک
فدیہ واجب نہیں۔

نوٹ :-
حالت اہرام میں مرد سر لہ حیرہ عید
عورت حیرہ ڈھاننے سے رہی ہے نہ
اس سے دم لازم آئے گا۔
نوٹ :-

امام اعظم کے نزدیک
احرام سے پہلے خوشبو لٹانی نہ اچھی ہے
خوشبو لٹانی باقی ہے، تو کوئی صریح نہیں۔
یہی امام احمد کا مذہب ہے۔
امام شافعی نے امام مالک
اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

سجدرہ کا بیان ہے۔

← سجدرہ کی ابراہیمی نکتے کے چار چیزوں کا خیال رکھنا
جنہیں سے ایک شرط ایک فرض ہے۔
۱۔ واجب ہیں۔

- ۱۔ احرام غسره شرط ہے
- ۲۔ طواف فرض ہے
- ۳۔ سعی واجب ہے
- ۴۔ تحلیک واجب ہے (تکبیر)

سج قرآن کا طریقہ ہے۔

سج قرآن کے لیے پھر چار چیزوں کا خیال رکھنا
۱۔ ایک شرط
۲۔ تین فرض
۳۔ ۸ واجب
۴۔ ایک سنت ہے

- ۱۔ احرام حج و عمرہ شرط ہے
- ۲۔ طواف عمرہ مع رمل فرض ہے
- ۳۔ سعی عمرہ واجب ہے
- ۴۔ طواف قدم سنت ہے

- 5- سعی یہ واجب ہے۔
- 6- وقوف عرفہ فرض ہے
- 7- وقوف مزدلفہ واجب ہے۔
- 8- رمی حجر عقبہ واجب ہے۔
- 9- قربانی واجب ہے۔
- 10- کھلیق ٹھہر واجب ہے۔
- 11- طواف زیارت فرض ہے
- 12- رمی حجار واجب ہے۔
- 13 طواف وداع واجب ہے۔

پھر قرآن اور جمع میں فرق ہے۔

جمع جمع میں پہلے دن کام اسی ترتیب سے ہیں
چوتھے نمبر پر ٹھہروں و ٹھہری ہے۔
پانچویں نمبر پر آٹھویں کا الحجہ کو احرام
باندھنا ہوگا۔

بارہویں نمبر پر یہ طواف زیارت کے بعد
جمع قرآن میں سعی دوبارہ واجب رہے۔
جبکہ جمع جمع میں واجب ہے۔
باقی سارا طریقہ انک ہی طرح ہے۔

— حج افراد —

حج افراد میں حج قرآن کے ارکان کے مقابلے
میں تین جنسوں میں نکل جائیں گی
طوافِ قدوم کی سعی
طوافِ عمرہ
سعی عمرہ

حج قرآن میں طوافِ زیارت کے بعد
سعی واجب میں جبکہ حج افراد میں یہ سعی کی
جائے گی
نوٹ۔

حج افراد میں قربانی اختیاری ہے۔

﴿حرم کے لیے شکار کھانے کا حکم﴾

نوٹ :

تمام المہ کے نزدیک حرم کا شکار کرنا
شکار میں مدد دینا اور ایسے شکار کا کھانا
حرام ہے۔

﴿المہ کسی دوسرے کا کیا ہوا شکار جس میں
حرم نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ اس بارے
میں المہ کا اختلاف ہے۔﴾

﴿اصناف کے نزدیک۔﴾

ایسے شکار کا کھانا حرم کے لیے مطلقاً حلال ہے۔
جس میں حرم نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ چاہے شکاری
نے حرم کے لیے ہی شکار کیا ہو۔

﴿دلیل - حدیث باب

الوفتادہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتى اذا كان ببعض طريق مكة خلف مع اصحاب له
محرمين وهو عندهم وراى حماراً وحشياً فاستوى على
فرسه ثم سال اصحابه ان ياولوه سوطه فاولواهم
رعيه فاولوا فاختذة ثم شدد على الحمار فقتله

فاكل منه لجن احبار النبي صلى الله عليه وسلم والى لجن
فادركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك
فقال انما هي طعمة اطلعكموها للذعر فعل.

﴿ ائمة ثلاثہ کے نزدیک۔

اگر شکاری نے محرم کے لیے شکار نہ کرے تو اب
محرم کا کھانا جائز ہے۔

﴿ دلیل۔

عن حابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه ارضيادكم

﴿ سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ
مطلقاً شکار کے کھانے سے منع کرتے ہیں۔

﴿ دلیل۔

حرم علیکم صید البر ما دہتم حرما

ہم اس کو شکار کرنے پر محول کرتے ہیں۔

سہل حرم کے بچنے لگوانے کا حکم ہے۔

اگر حرم عذر کی وجہ سے بچنے لگوائے۔ اسی طرح عذر کی وجہ سے اس کے سر کے بال چوتھائی سے کم کاٹیں جائیں۔

تو اس پر عذر ہے۔

اور چوتھائی سے زیادہ ہوں تو دم ہے۔

نوٹ۔ یہاں عذر سے مراد ایک مسکین کو پٹہ کرکھانا کھلانا، یا آدھا صاع کھپوں دینا۔

حرم سے مراد

- 1- 6 مسکینوں کو آدھے صاع کے حساب سے ہر فقہ دینا۔
- 2- بکری دینا۔
- 3- 3 روزے رکھنا۔

اگر سلا عذر بچنے لگوائے یا سر کے بال کاٹے چوتھائی سے زیادہ تو اس صورت میں بھی دم ہوگا۔

گردن کے تمام بال کاٹنے پر بھی دم ہوگا۔

— (حج یا عمرہ سے رکاوٹ) —

﴿ حج یا عمرہ سے رکاوٹ کو احصار کہتے ہیں ﴾

﴿ ائمہ کے درمیان احصار کی تعریف میں رکاوٹ

﴿ احناف کے نزدیک
دشمن کی رکاوٹ کسی کو سامنے باریک نظر
عوارض کو بھی احصار کے حکم میں لیتے ہیں

﴿ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک
صرف دشمن کی رکاوٹ کو ہی احصار شمار
کرتے ہیں

﴿ احصار کا حکم

محرم ایسا حال اور حرم بھی اور صحنہ اور ذبح گاہ
حائے کو حلقی کے بعد احرام کھول دے، اور آئندہ
سال حج و عمرہ ادا کرے

— ہلالِ مکہ کے وقت مکہ میں داخل ہونا — 8 —

حرم کو حرم کیوں کہتے ہیں۔

1- حضرت آدم علیہ السلام جب یہاں آئے تو آپ شیطانوں سے خوف کھاتے تھے کہ کہیں بھگانہ دیں تو فرشتے دائرے میں ان کی حفاظت کے لئے کھڑے تھے۔ تو اسی حدود کو رب تعالیٰ نے حرم بنا دیا۔

2- حجر اسود کو جب حنٹ لے جایا گیا تو جہاں تک اس کی کر نیں پہنچ رہی تھیں اس کو حرم بنا دیا۔

حرم کی حدود تنجیم کی طرف 3 کلومیٹر

حدہ کی طرف 8 کلومیٹر

آب کی طرف 9 کلومیٹر

﴿حرم کے لفظ کا حکم﴾

﴿امام شافعی کے نزدیک﴾

حرم کا لفظ اعلان کے باوجود مالک کے نہ ملنے
کی صورت میں اسے صدقہ نہیں کیا جاسکتا
بلکہ اعلان کو جاری رکھا جائے گا۔

﴿شافعی ائمہ کے نزدیک﴾

حرم و غیر حرم کے لفظ کا ایک ہی حکم بیان
کرتے ہیں۔

﴿باب میں موجود مذکورہ حدیث سے مراد یہ حدیث صرف
حج کے دنوں میں ہی اعلان نہ کیا جائے۔ بلکہ
بعد میں بھی اعلان کیا جائے۔﴾

— کعبہ کو دیکھنے کے وقت دعا کے لیے مانتے اٹھانا —

← جمہورائے محمدین کے نزدیک
مانگو نہ اٹھائے جائیں

← امام احمد بن حنبل کے نزدیک
مانگو اٹھانے کا قول کرتے تھے

کتاب الوصیت

➤ وصیت اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص

اپنی زندگی میں اپنے وارثوں سے یہ کہہ جائے کہ

میرے رہنے کے بعد فلاں فلاں کام کرنا۔

میرے طرف سے میرے بنادینا۔ کتوال بنادینا۔

➤ علماء ظواہر کے نزدیک۔

وصیت پر عمل کرنا واجب ہے۔

➤ دوسرے تمام علماء کے نزدیک۔

وصیت سے واجب بھی نہیں لیکن اب

ان کے نزدیک وصیت کرنا درست نہیں۔

— (نہائی سے زائد وصیت کا حکم حرام) —

➤ نہائی سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

➤ دلیل: کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ

کی وفات پر ان کی وصیت سے وارث اور شاد فرمایا

تم نہائی کی وصیت کرو اور نہائی بہت

زیادہ ہے۔

➤ اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

جب بہت سے وارث موجود ہوں تو اس کی

وصیت اس کے نہائی مال سے زائد میں

خاصی نہیں ہوگی۔ البتہ اگر ورثہ چالیس

کوئی اجازت و خوشی سے دعا میں تو

اک نہائی سے زائد میں بھی ملے گا

یہ مال میں وصیت جاری ہو سکتی ہے

کثر طبع سب وارث عاقل بالغ

سولہ امر موجود ہیں

کتاب الاستعاذہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بلا کی شقت سے نہ کسی کے پہنچنے تک سے
بڑی تقدیر اور دشمنوں کے فوٹن ترے سے
اللہ کی پناہ مانگو۔

بلاء اس حالت کو کہے ہیں جس میں انسان انسان اور
آزمائش میں پڑ جائے اور فتنہ دین و دنیا گم گھائیوں
اور دشمنوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تین دعائیں قول کی حالت میں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں

۱۔ باپ کی دعا۔

۲۔ مسافر کی دعا۔

۳۔ مظلوم کی دعا۔